40000 - خرید کا کہنے والے کو قسطوں میں اشیاء کی فروخت

سوال

مجھے گھریلو اشیاء قسطوں میں فروخت کرنے کے کاروبار میں حصہ دار بننے کی پیشکش کی گئی جس کی صورت درج ذیل ہے:
ہم ان اشیاء کے مالك تو نہیں، بلکہ ایك شخص ہمارے دفتر آکر کہتا ہے کہ مجھے فلاں چیز درکار ہے، مثلا مجھے چار ائر کنڈیشن، تو ہم اس کے لیے یہ سامان خریدتے اور اس کی قیمت اس دوکاندار کو ادا کرتے ہیں جس سے ہمارا تجارتی لین دین ہے، اور یہ اشیاء گاہك کے ساتھ قیمت پر متفق ہو جانے کے اس سامان کو قسطوں فروخت کردیتے ہیں(مثلا اس کی نقد قیمت 1200ریال ہے تو اسے قسطوں میں 2000ریال پر فروخت کیا جاتا ہے.
بعض گاہك تو اسے اپنے استعمال کے لیے خریدتے ہیں اور بعض لوگ اسے اس لیے خریدتے ہیں کہ جس دوکان نے ہم نے خریدا ہے اسے وہ اسی کے پاس فروخت کردیں، کیونکہ خریدار اس دوکان پر ریٹ اچھا مل جاتا ہے، اور اب ہم بھی اسی طریقہ پر عمل کرنا چاہتے ہیں تا کہ ہمارے پاس راس المال جمع ہو جائے جو گھریلو استعمال کی اشیاء کے لیے کافی ہو اور ہم خود یہ اشیاء نقدا یا قسطوں میں فروخت کرسکیں.
تو کیا یہ طریقہ صحیح ہے، ہماری آپ سے گزارش ہے کہ اس کی وضاحت فرمائیں کیونکہ ہم اور بہت سے دوسرے مسلمان اس طریقہ پر عمل کرتے ہوئے اس کی فروخت کرتے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

الحمدللہ:

اگر تو معاملہ اسی طرح ہے جیسا آپ ذکر کر رہے ہیں کہ: آپ گاہك کو مطلوبہ چیز حقیقتا خرید کر اپنے قبضہ میں کرتے اور پھر اسے گاہك کو قسطوں میں فروخت کرتے ہیں تو ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں، چاہے موجودہ قیمت سے قسطوں کی فروخت میں قیمت زیادہ بھی ہو.

اور اس میں یہ چیز نقصان دہ نہیں کہ آپ سے خریدنےوالا شخص پہلی دوکان جس سے آپ نے خریداری کی ہے کو یہ سامان فروخت کردے، کیونکہ اس دوکان اور خریدار کے مابین کوئی تعلق نہیں ہے.

مستقل فتوی کمیٹی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

میرے اور ایك شخص کے درمیان اتفاق ہوا ہے کہ میں اسے گاڑی خرید کر دوں، میں نے اسے کہا کہ شوروم میں گاڑی کی قیمت (50000) پچاس ہزار ریال کی ہے جب میں تیرے لیے لاؤں تو تم مجھے (60000) ساٹھ ہزار ریال دو گے، تو کیا ایسا کرنا صحیح ہے؟

جب گاڑی یا کوئی اور چیز خرید لیں اور اسے اپنی ملکیت اور قبضہ میں کرلیں تو آپ اسے کسی دوسرے شخص کو فروخت کرسکتے ہیں، لہذا آپ اسے موجود قیمت یا ادھار جو نقد کی قیمت سے زیادہ ہو دونوں طرح فروخت کرسکتے ہیں ایسا کرنا جائز ہے، چاہے ادھار والی قیمت قسطوں میں ادا کی جائے یا یکمشت، اس لیے کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اور اللہ تعالی نے بیع حلال کی ہے البقرة (275)

اور ایك مقام پر اسطرح فرمایا:

اے ایمان والو جب تم ایك وقت تك کے لیے ایك دوسرے سے قرض کا لین دین کرو تو اسے لکھ لیا کروالبقرة (282).

اور اس میں ادھار کی بیع کی قیمت بھی شامل ہے.

لیکن ایسے شخص کو جس نے کوئی چیز خریدنے کا کہا ہو اسے اس چیز کی خریداری کرکے اسے اپنے قبضہ میں کرلینے سے قبل فروخت کرنا جائز نہیں، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ:

زید بن ثابت رضي اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" رسول کریم صلی اللہ نے کسی چیز کو وہیں فروخت کرنے سے منع فرمایا جہاں وہ خریدی گئی ہو بلکہ اسے اپنے قبضہ میں کرنے اور وہاں سے منتقل کرنے کے بعد فروخت کرنا چاہیے"سنن ابو داود حدیث نمبر (3499) شیخ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اسے حسن لغیرہ قرار دیا ہے.

اور ایك حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس نے غلہ خریدا تو وہ اسے اس وقت تك فروخت نہ کر لے جب تك وہ اسے ماپ تول کر اپنے پورا اپنے قبضہ میں نہ کرلے" صحیح مسلم حدیث نمبر (1596).

اور ایك حدیث میں فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

" جو تیرے پاس نہیں ہے اسے فروخت نہ کر" مسند احمد حدیث نمبر (3503) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اسے

صحيح الجامع (7206) میں صحیح کہا ہے.

اور ابن عمر رضي اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ:

" ہم قافلے والوں سے بغیر ماپ اورتول کے غلہ خریدا کرتے تھے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری جانب کسی شخص کو بھیجتے جو ہمیں منع کرتا کہ اسے اس وقت تك فروخت نہ کرنا جب تك تم اسے اپنے پڑاؤ میں نہ لے جاؤ" صحیح بخاری و مسلم (1527).

لیکن بیع العینۃحرام ہے، اس کی شکل یہ ہے کہ: سامان کو ادھار خرید کر پھر اسے فروخت کرنے والے شخص کے پاس ہی اس قیمت سے کم میں فروخت کردیا جائے، جو کہ اس سوال میں بیان کی گئی صورت میں نہیں ہے.

آپ مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (36408) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم